Ulūm al-Sunnah Vol. 03 No. 02 (July-December 2025)

ISSN: 2959-2224 (Online) and 2959-2216 (Print)
Open Access: https://journals.iub.edu.pk/index.php/uas/index
Publisher by: Department of Hadith, The Islamia University of Bahawalpur, Pakistan.

اردو فتاویٰ جات میں سروگیسی کی تعبیر و تشریح ایک تحقیقی مطالعہ

Interpretation and Explanation of Surrogacy in Urdu Fatwas: A Research Study

Dr. Umm-e-Laila*
Assistant Professor, Govt. Sadiq College Women University, Bahawalpur.
Email: ummelaila@gscwu.edu.pk
Farhana Riaz
Ph.D Research Scholar, Govt. Sadiq College Women University, Bahawalpur.
Email: sweetfari816@gmail.com

Abstract:
The phenomenon of surrogacy has generated extensive debate among contemporary Muslim jurists, particularly within the Urdu-speaking scholarly tradition of South Asia. This study examines the major ethical, legal, and religious issues surrounding surrogacy in the light of Urdu fatwas issued by leading Islamic institutions These fatwas collectively view surrogacy The research highlights how Urdu fatwas interpret the Qur'anic concept of motherhood, emphasizing that the woman who gives birth is the legal mother in Shariah, and that the womb cannot be treated as an object of contract or rent. The paper concludes that Islamic law allows assisted reproductive technologies.

Keywords: Surrogacy, Urdu Fatwas, Islamic Jurisprudence, Lineage Shariah, Bioethics in Islam

تعارف

جدید طبّی سائنس نے تولیدِ انسانی (Human Reproduction) کے میدان میں ایسے کئی طریقے متعارف کرائے ہیں جنھوں نے انسانی زندگی، خاندانی نظام، اور شرعی اصولوں کے حوالے سے نئے سوالات کھڑے کر دیے ہیں۔ انہی میں سے ایک اہم اور متنازع مسئلہ "سروگیسی (Surrogacy) "یعنی متبادل مادریت ہے۔ اس طریقۂ تولید میں ایک عورت کسی دوسرے جوڑے کے نطفے سے بنائے گئے جنین کو اپنی کوکھ میں رکھ کر حمل مکمل کرتی ہے اور ولادت کے بعد بچہ اس جوڑے کے حوالے کر دیتی ہے۔ سروگیسی کا رواج مغربی معاشروں میں عام ہوتا جارہا ہے، جہاں اسے بانجھ جوڑوں کے لیے ایک "قانونی متبادل" سمجھا جاتا ہے۔ تاہم اسلامی شریعت میں نسب، نکاح، اور مادریت کے اصول نہایت واضح ہیں۔ اسی لیے جب یہ تصور مسلم معاشروں میں زیرِ بحث آیا تو فقہا اور مفتیانِ کرام نے اس کے مختلف پہلوؤں کا گہرا جائزہ لیا اور تفصیلی فتاویٰ جاری کیے۔ اولاد انسان کی زندگی کی سب سے بڑی نعمتوں میں سے ایک ہے۔ مگر بعض اوقات قدرتی اسباب یا طبّی مشکلات کی وجہ سے کچھ جوڑے اس نعمت سے محروم رہ جاتے

* Email of corresponding author: ummelaila@gscwu.edu.pk

ہیں۔ ایسے میں جدید طبّی ترقی نے ان کے لیے امید کی ایک نئی کرن پیدا کی ہے۔ انہی جدید طریقوں میں سے ایک سروگیسی ہے، جو ان لوگوں کے لیے والدین بننے کا موقع فراہم کرتی ہے جو خود حمل ٹھہرانے یا بچے کو جنم دینے کے قابل نہیں ہوتے۔ ذیل میں سروگیسی کی تعریف اور اقسام کو ذکر کیا جاتا ہے۔

سروگیسی کی تعریف

> "Surrogacy is an arrangement in which a woman (the surrogate mother) agrees to carry and give birth to a child for another person or couple who will become the child's parent(s) after birth " [1]

> "سروگیسی ایک ایسا انتظام ہے جس میں ایک عورت (جسے متبادل یا سروگیٹ ماں کہا جاتا ہے) کسی دوسرے شخص یا جوڑے کے لیے حمل ٹھہرانے اور بچے کو جنم دینے پر رضامند ہوتی ہے، جو بچے کے والدین بنیں گے۔"

سروگیسی کا تصور بظاہر ایک انسان دوست اور مددگار عمل معلوم ہوتا ہے، کیونکہ اس کے ذریعے ایسے جوڑوں کو والدین بننے کا موقع ملتا ہے جو خود اس صلاحیت سے محروم ہوں۔ تاہم، اس کے ساتھ کئی سماجی، اخلاقی اور مذہبی سوالات بھی جنم لیتے ہیں۔ بعض لوگوں کے نزدیک یہ ایک خیر خواہانہ عمل ہے، جب کہ دیگر کے نزدیک یہ ماں کے رشتے، جسمانی خود مختاری اور بچے کی شناخت جیسے مسائل کو پیچیدہ بنا دیتا ہے۔ اسی لیے مختلف معاشروں اور مذاہب میں سروگیسی کے بارے میں رائے مختلف پائی جاتی ہے۔

سروگیسی کی چند قسمیں ہیں۔

1. روایتی سروگیسی

اس میں سروگیٹ ماں کا اپنا تخلیقی مادہ استعمال کیا جاتا ہے، جو عام طور پر ایک مرد کے سپرم کے ساتھ ملا کر حمل کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ سروگیٹ ماں کی اپنی جینیاتی مواد بچے میں شامل ہوتا ہے۔

2. جینیاتی سروگیسی

اس میں سروگیٹ ماں کا اپنا تخلیقی مادہ استعمال نہیں ہوتا۔ بلکہ بچے کی تخلیق کے لیے "مقررہ والدین" کے تخلیقی مادہ کا استعمال کیا جاتا ہے۔ بچے کی جینیاتی مواد مقررہ والدین سے آتی ہے اور سروگیٹ ماں صرف حمل کا عمل سرانجام دیتی ہے۔

سروگیسی کا عمل تین مراحل سے ہو کر گزرتا ہے۔

I. معاہدہ

سروگیسی کے معاہدے میں تمام قانونی اور مالی پہلوؤں کو شامل کیا جاتا ہے، جس میں سروگیٹ ماں، مقررہ والدین، اور کسی بھی متعلقہ پارٹی کے حقوق اور ذمہ داریوں کا ذکر ہوتا ہے۔ سروگیسی کے عمل کے آغاز میں ایک قانونی معاہدہ کیا جاتا ہے جس میں سروگیٹ ماں اور مقررہ والدین کے حقوق اور ذمہ داریوں کا تعین ہوتا ہے۔ یہ معاہدہ قانونی پیچیدگیوں کا شکار ہو سکتا ہے، خاص طور پر اگر فریقین میں سے کوئی معاہدے کی شرائط سے انحراف کرے۔

II. طبی علاج

سروگیسی کے عمل میں ان ویٹرو فرٹیلائزیشن IVF کا استعمال کیا جاتا ہے، جس میں تخلیقی مادہ کو لیبارٹری میں ملا کر حمل کے لیے تیار کیا جاتا ہے۔[2]

III. حمل اور پیدائش

سروگیٹ ماں حمل رکھتی ہے اور بچے کی پیدائش کے بعد بچے کو مقررہ والدین کے حوالے کرتی ہے۔ سروگیسی کا مقصد ان جوڑوں کی مدد کرنا
ہے جو قدرتی طریقے سے بچے پیدا نہیں کر سکتے، لیکن اس عمل کے قانونی، اخلاقی اور سماجی پہلوؤں پر غور کرنا ضروری ہے۔ سروگیسی کی قانونی حیثیت
مختلف ممالک میں مختلف ہوتی ہے۔ کچھ ممالک میں یہ قانونی طور پر جائز ہے، جبکہ دیگر میں یہ پابندی یا سخت ضوابط کے تحت ہے۔

سروگیسی اور نسب کے تحفظ کا اسلامی تصور

اسلام میں نکاح کا مقصد صرف اولاد پیدا کرنا نہیں بلکہ میاں بیوی کے درمیان محبت، رحمت اور سکون کا حصول بھی ہے۔ سروگیسی میں کسی دوسری عورت کا استعمال کیا جانا ازدواجی تعلقات کے اس تصور سے متصادم ہے۔ مفتی تقی عثمانی (م1943ء) کے بقول

> "سروگیسی اسلامی قوانین کے خلاف ہے کیونکہ اس میں بچے کی ولادت کے عمل میں کسی غیر عورت کا شامل ہونا ضروری ہوتا ہے، جو کہ شرعی طور پر جائز نہیں۔"[3]

مفتی تقی عثمانی (1943ء) کی رائے کے مطابق سروگیسی کا عمل اسلامی قوانین کے خلاف اس لیے ہے کیونکہ یہ عمل بچے کی پیدائش کے لیے کسی غیر عورت کی کوکھ کا استعمال کرتا ہے، اسلامی شریعت میں حلال رشتوں کی پابندی بہت اہم ہے۔ مزید برآں اسلامی فقہ میں شادی شدہ جوڑے کے درمیان مباشرت کا طریقہ کار جائز ہوتا ہے، اور کسی تیسرے فرد کی شمولیت کو ناجائز سمجھا جاتا ہے۔ سروگیسی کے عمل میں ایک تیسری فریق کی موجودگی اس کے خلاف جاتی ہے۔ سروگیسی سے پیدا ہونے والے بچے کے نسب کا مسئلہ پیچیدہ ہوتا ہے کیونکہ یہ واضح نہیں ہوتا کہ بچے کا نسب کس ماں سے ملایا جائے، سروگیٹ ماں یا حیاتیاتی ماں؟
سروگیسی غیر شرعی عمل ہے کے متعلق شیخ یوسف القرضاوی (م2022ء)4 کا کہنا ہے.

> "سروگیسی غیر شرعی عمل ہے کیونکہ یہ اسلامی خاندانی نظام اور نسب کے قوانین کے خلاف ہے۔"[5]

اسلام میں خاندان ایک بنیادی اکائی ہے اور اس کی حفاظت کو بہت اہمیت دی گئی ہے۔ سروگیسی کے عمل میں ایک تیسرے فرد کی شمولیت سے خاندانی نظام متاثر ہوتا ہے، جس سے ماں، باپ اور بچے کے درمیان روایتی تعلقات میں پیچیدگیاں پیدا ہو سکتی ہیں۔ شیخ یوسف قرضاوی کی رائے میں سروگیسی اسلامی قوانین کی رو کے خلاف ہے کیونکہ یہ اسلامی خاندان کے نظام اور نسب کے قوانین کی اہمیت کو متاثر کرتی ہے۔ ان کے نزدیک یہ عمل اسلامی اقدار اور اصولوں کے تحت جائز نہیں۔
دارالافتاء اہلسنت نے اس بارے میں فتویٰ جاری کیا ہے:

> "سروگیسی (Surrogacy) کہ جس میں عورت کا رحم کرایہ پر لیکر اس میں کسی اور مرد و عورت کا مادہ منویہ رکھ کر بچہ پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے یہ شرعاً جائز نہیں ہے۔ جس کی وجوہات درج ذیل ہیں:
>
> الف) اس صورت میں عورت کا رحم کرائے پر لیا جارہا ہے جبکہ عورت کے رحم کو کرائے پر لینا شرعاً جائز نہیں ہے۔
>
> ب) اس صورت میں شوہر کے علاوہ کسی اور کا نطفہ اپنے رحم میں رکھا جاتا ہے، اور یہ ناجائز و حرام ہے۔

ج) نیز اس میں بلاوجہ شرعی ، دوسرے کے سامنے اپنا ستر کھولنا اور دوسرے کا اسے دیکھنا اور اسے چھونا وغیر ہپائے جاتے ہیں اور یہ سب کام ناجائز و حرام ہیں۔"[6]

واضح رہے کہ خالق کائنات نے انسان کو اپنی حکمت کے ساتھ اچھے ڈھانچے میں ضرورت کی تمام چیزیں دیکر پیدا فرمایا ہے، اور انسانیت کی تخلیق کیلئے نکاح کو حلال اور پاکیزہ طریقہ تجویز فرمایا ہے، جو کہ انسانی نسب کے تحفظ اور بقاء کا ضامن ہے، اللہ رب العزت نے اولاد کے حصول کے سلسلے میں بیویوں کو بمنزلہ کھیت قرار دیا اور ارشاد فرمایا:

"نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ"[7]

تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں، پس اپنی کھیتی میں جیسے چاہو آؤ۔

جس طرح کسی دوسرے کی کھیت میں کاشت کاری کرنا جائز نہیں، اسی طرح کسی اور عورت سے حصول اولاد کی کوشش کرنا بھی درست نہیں اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ایک لطیف کنایہ استعمال کر کے میاں بیوی کے خصوصی ملاپ کے بارے میں چند حقائق بیان فرمائے ہیں، پہلی بات تو یہ واضح فرمائی ہے کہ میاں بیوی کا یہ ملاپ صرف لذت حاصل کرنے کے مقصد سے نہیں ہونا چاہیے، بلکہ اسے انسانی نسل کی بڑھوتری کا ذریعہ سمجھنا چاہیے، جس طرح ایک کاشتکار اپنی کھیتی میں بیج ڈالتا ہے تو اس کا اصل مقصد پیداوار کا حصول ہوتا ہے اسی طرح یہ عمل بھی دراصل انسانی نسل باقی رکھنے کا ایک ذریعہ ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"لا يحل لامرئ يؤمن بالله و اليوم الاخر ان يسقي ماءه زرع غيره"[8]

"جو شخص اللہ پر اور روز آخرت پر یقین رکھتا ہے، اس کے لیے حلال نہیں ہے کہ اپنا پانی (مادہ منویہ) دوسرے کے کھیت (اجنبی خاتون) میں ڈالے۔"

مذکورہ بالا نصوص اور اس قسم کے دیگر نصوص سے معلوم ہوتا ہے کہ شریعت کی نظر میں نسلِ انسانی کی بقا اور حصولِ اولاد کا فطری طریقہ نکاح ہے، اور اپنی منکوحہ یا مملوکہ کے علاوہ کسی اور خاتون کے ذریعہ اولاد کے حصول کی کوشش کرنا، چاہے کسی بھی طریقے سے ہو، جائز نہیں ہے۔

سروگیسی کی حرمت کے اسباب

سروگیسی (Surrogacy) میں عورت کا رحم کرایہ پر لیکر بچوں کے خواہشمند جوڑے اپنے مادہ منویہ یا دوسرے مردوں کے نطفے حاصل کر کے کرایہ کی عورت (Surrogate Mother) کے رحم کے ذریعہ بچے پیدا کرنے کو شش کرتے ہیں، یہ یقیناً انسانی شرافت کے خلاف ہے کہ کسی عورت یا مرد کے صنفی اعضاء یا مادہ منویہ سامان تجارت بن جائیں، نیز سروگیسی سے مادریت کا تقدس مجروح ہوتا ہے اور اس سے یہ محترم رشتہ بھی ایک تجارتی شکل اختیار کرلیتا ہے، لہٰذا حصولِ اولاد کے لیے کسی اور خاتون کے رحم کو استعمال کرنا، چاہے اجرت پر ہو یا بغیر اجرت کے، اسی طرح ہمبستری کے نتیجہ میں بیوی کے حمل ٹھہرنے کے بعد نطفہ کو اس کے رحم سے اجنبی خاتون کے رحم میں منتقل کر دیا جائے یا غیر فطری طریقہ سے میاں بیوی کے مادہ منویہ لے کر اجنبی خاتون کے رحم میں ڈالا جائے، سب صورتیں مندرجہ ذیل وجوہات کی بناء پر ناجائز و حرام ہیں:

1. پہلی وجہ یہ ہے کہ اس مقصد کیلئے جس اجنبی خاتون کی خدمات حاصل کی جائیں گی، وہ اس شخص کی منکوحہ نہیں ہوگی، جب کہ اپنی منکوحہ یا مملوکہ کے علاوہ کسی اجنبیہ سے حصولِ اولاد کی کوشش کرنا شرعاً ممنوع ہے، اللہ تعالیٰ نے عورت کی شرمگاہ کو

نکاح کے ذریعہ مرد کے لئے حلال کیا ہے، رحم مادر شرمگاہ کا حصہ ہے، جہاں ایک شوہر کو ہی مجامعت کے ذریعہ انزال کرنے کا حق ہے، دوسری عورت کی بچہ دانی میں کسی غیر مرد کا نطفہ داخل کرنا صریح زنا تو نہیں ہے، مگر زنا کے مشابہ ضرور ہے۔

2. دوسری وجہ یہ ہے کہ حصولِ اولاد کے لیے کسی عورت کے رحم کو کرایہ پر یا مستعار لینے یا دینے کا طریقہ شریعت کے پاکیزہ مزاج، عفت وحیا اور اسلامی تعلیمات کے بالکل خلاف ہے، اسلام میں شرم گاہ کے ذریعہ کمائی کرنے سے بھی منع فرمایا ہے، اور ایسی کمائی کو رسول اکرم ﷺ نے حرام قرار دیا ہے۔

3. تیسری وجہ یہ ہے کہ بلا ضرورت شرعی کسی کے سامنے ستر کھولنا جائز نہیں، جبکہ اس طریقہ کار میں بے پردگی اور غیروں کے سامنے شرمگاہ کو بے پردہ کرنا لازم آتا ہے، جو شرعی ضرورت کے تحت نہیں آتا۔

4. ناجائز ہونے کی چوتھی اور سب سے اہم وجہ یہ ہے کہ مذکورہ طریقہ میں نسب کا اختلاط ہوتا ہے، (زنا کے حرام ہونے کی بھی ایک اہم وجہ اختلاط نسب ہے) اور شریعتِ مطہرہ نے حفاظتِ نسب کا بہت اہتمام اور تاکید فرمائی ہے، چنانچہ ایک مرد کی زوجیت سے نکلنے کے بعد دوسرے مرد سے نکاح سے پہلے عدت کا مرحلہ رکھنے میں یہی حکمت کارفرما ہے۔

جہاں تک اولاد نہ ہونے کا تعلق ہے، تو ایک مسلمان کا اس بات پر کامل یقین ہو کہ اولاد دینے والا اللہ ہے، اگر شادی کے بعد کچھ سالوں تک اولاد نہ ہو، تو مایوس نہیں ہونا چاہئے، بلکہ رجوع الی اللہ، صبر اور توکل سے کام لینا چاہئے، حصول اولاد کے سلسلے میں ناجائز ذرائع اختیار کرنا توکل کے خلاف ہے، ہاں اس مقصد کیلئے جائز اسباب اپنانا توکل کے منافی نہیں ہے، علاج کی ضرورت ہو تو مباح طریقے سے علاج بھی کرنا چاہئے، تمام اسباب اختیار کرنے کے باوجود اگر اولاد نہ ہو تو افزائش نسل کی طرح بانجھ پن بھی اللہ کی طرف سے ہے، اللہ پاک جسے چاہے، اپنی حکمت کے تحت بانجھ کر دیتا ہے، یہ اللہ کی طرف سے آزمائش بھی ہو سکتی ہے، ایک مومن کی شان ہے کہ ہر حال میں اللہ رب العزت کے احکام کو مقدم رکھے، نیز اس مقصد کیلئے کسی یتیم بچے یا کسی عزیز رشتہ دار سے بچہ لیکر گود لیا جا سکتا ہے، جس سے ایک حد تک اس خواہش کی تسکین ہو سکتی ہے، لہذا ایسے موقع پر اس طرح غیر فطری اور غیر شرعی طریقے پر کسی عورت کا اپنے شوہر کے علاوہ کسی اور کے نطفے کو اپنے رحم میں رکھوانا اور اس طریقے سے حصول اولاد کی کوشش کرنا ناجائز، حرام اور مقاصد شریعت کے خلاف ہے، جس سے اجتناب لازم ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

"لِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ۚ يَهَبُ لِمَن يَشَاءُ إِنَاثًا وَيَهَبُ لِمَن يَشَاءُ الذُّكُورَ. أَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَإِنَاثًا ۖ وَيَجْعَلُ مَن يَشَاءُ عَقِيمًا ۚ إِنَّهُ عَلِيمٌ حكيم "۔[9]

"اللہ ہی کے لیے آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے، وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے، جسے چاہتا ہے بیٹیاں عطا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے بیٹے دیتا ہے، یا انہیں بیٹے اور بیٹیاں دونوں دیتا ہے، اور جسے چاہتا ہے بانجھ بنا دیتا ہے۔ بیشک وہ خوب جاننے والا، کامل قدرت والا ہے۔"

اس آیت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اولاد کا معاملہ انسان کے بس میں نہیں بلکہ اللہ کے فیصلے اور حکمت کے تحت ہے، لہٰذا ہر حال میں اس کی مشیت پر راضی رہنا چاہیے۔

"والذين هم لفروجهم حافظونo إلا على أزواجهم أو ما ملكت أيمانهم فإنهم غير ملومينo فمن ابتغى وراء ذلك فأولئك هم العادون "[10]

"اور وہ لوگ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں، سوائے اپنی بیویوں یا اپنی ملکیت کی کنیزوں کے، تو ان پر کوئی ملامت نہیں۔ پس جو کوئی اس کے علاوہ کسی اور راستے کو چاہے، تو وہی لوگ حد سے تجاوز کرنے والے ہیں۔"

یہ آیات ہمیں یاد دلاتی ہیں کہ انسانی تخلیق اور جنسی تعلق کا دائرہ اللہ کے بنائے ہوئے ضابطوں کے اندر ہی ہونا چاہیے۔ اسلام میں مقصود صرف اولاد حاصل کرنا نہیں، بلکہ پاکیزہ معاشرتی نظام اور اخلاقی حدود کا تحفظ بھی ہے۔ لہٰذا کوئی بھی طریقہ — خواہ سائنسی ہو یا طبی، اگر ان حدود کو توڑتا ہے تو شرعاً قابلِ قبول نہیں۔ اسی طرح حدیث شریف میں ہے:

"ان رسول الله صلي الله عليه وسلم نهي عن ثمن الكلب و كسب البغي و حلوان الكاهن"[11]

"رسول اللہ ﷺ نے کتے کی قیمت، بدکار عورت کی کمائی اور کاہن (غیب بتانے والے) کی اجرت سے منع فرمایا۔"

اس حدیث میں رسولِ اکرم ﷺ نے ان ذرائع آمدن کو ناجائز اور حرام قرار دیا ہے جو غلط، غیر اخلاقی یا گمراہ کن کاموں پر مبنی ہوں۔ اسی طرح حجۃ اللہ البالغہ کی عبارت ہے:

"منها: معرفة براءة رحمها من ماءه لئلا تختلط الانساب فان النسب احد ما يتشاح به و يطلبه العقلاء وهو من خواص نوع الانسان و مما امتاز به من سائر الحيوان"[12]

"ان (حکمتوں) میں سے ایک یہ ہے کہ عورت کے رحم کی براءت (یعنی پاکی) معلوم ہو جائے تاکہ نسبات میں اختلاط نہ ہو، کیونکہ نسب ان امور میں سے ہے جن پر لوگ شدید طور پر اہتمام کرتے ہیں اور اسے حاصل کرنے کی خواہش رکھتے ہیں۔ یہ (نسب کی حفاظت) انسان کی خاص صفات میں سے ایک ہے جس کے ذریعے وہ دوسرے حیوانات سے ممتاز ہے۔"

یہ عبارت فقہاء اور محدثین کی اُن حکمتوں میں سے ہے جو انہوں نے عدت اور نکاح کے شرعی احکام کے پس منظر میں بیان کی ہیں۔ اس میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ اسلام نے نسب کی حفاظت کو ایک بنیادی اخلاقی و سماجی اصول قرار دیا ہے۔ اسی لیے شریعت میں ایسے تمام طریقے (جیسے زنا، سروگیسی یا نطفے کا اختلاط) ممنوع ہیں جو اولاد کے نسب کو مشتبہ یا غیر واضح کر دیتے ہیں۔

تحفۃ الفقہاء میں ہے:

"وَلاَ يُبَاح الْمس وَالنَّظَر الى مَا بَين السّرَّة وَالركبَة الاَّ فِي حَالة الضَّرُورَة بأن كَانت الْمَرْأَةُ خَتّانةً تختن النّساء أو كَانت تنظر الَى الْفرج لمعْرفَة الْبكارة أو كَانَ فِي موضع العورة قرح أو جرح يحْتَاج الى التَّداوى وَان كانَ لا يعرفُ ذلک الاّ الرجل يكشف ذلک الخ"[13]

اور ناف سے گھٹنے تک کے حصے کو چھونا یا دیکھنا جائز نہیں، مگر ضرورت کے وقت۔ جیسے کہ عورت ختنے کرنے والی (ختانہ) ہو اور عورتوں کا ختنہ کرتی ہو، یا وہ عورت کی شرمگاہ کو بکارت (کنوار پن) معلوم کرنے کے لیے دیکھے، یا شرمگاہ کے مقام پر کوئی زخم یا پھوڑا ہو جس کے علاج کی ضرورت ہو، اور اگر اس مرض کو صرف مرد ہی جانچ سکتا ہو، تو اس صورت میں وہ (مرد) اس حصے کو دیکھ سکتا ہے، وغیرہ وغیرہ۔

بہت سے علما کا خیال ہے کہ سروگیسی کی صورت میں کسی اجنبی عورت کا جسمانی استعمال ہوتا ہے جو کہ اسلامی تعلیمات کے مطابق ممنوع ہے۔ غیر محرم کا نطفہ سروگیٹ ماں کے رحم میں منتقل کرنے کا عمل، اسلامی قوانین کے مطابق حرام ہے۔

"سروگیسی غیر اسلامی عمل ہے، سوائے اس کے کہ اگر سروگیسی کے عمل میں دونوں عورتیں بیویوں کی حیثیت میں ہوں اور خاوند سے اس کی اجازت ہو۔"[14]

اس قول کے مطابق اگر سروگیسی کے عمل میں شامل دونوں عورتیں شرعی طور پر اس مرد کی بیویاں ہوں تو یہ عمل جائز ہو سکتا ہے۔ یہ شرط نسب کی حفاظت اور اسلامی خاندانی ڈھانچے کو برقرار رکھنے کے لیے ضروری ہے۔ اس کے علاوہ سروگیسی کے عمل کے لیے خاوند کی واضح اجازت ہونا بھی لازمی ہے۔ یہ اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ شوہر کی رضامندی کے ساتھ عمل ہو رہا ہے اور اس کے علم میں ہے۔ یہ مؤقف اسلامی فقہ کے اصولوں کے تحت کچھ مخصوص حالات میں سروگیسی کو قابل قبول بنا دیتا ہے، جب کہ عمومی طور پر اس عمل کو غیر اسلامی سمجھا جاتا ہے۔ ان شرائط کے ساتھ، سروگیسی کو اسلامی اصولوں کے دائرے میں رکھا جا سکتا ہے۔

اسلام ایک ایسا مکمل دین ہے جو انسانوں کو حلال و حرام کی تمیز کرنا سکھاتا ہے اور ہر اس چیز سے بچاتا ہے جو حرام اور ناجائز ہو اور فحش اور حیا میں فرق کر کے انسان کو حیا کی جانب راغب کرتا ہے اور اس کی سوچ کو نکھارتا ہے اور اس میں صفائی پیدا کر کے اچھے اور برے اعمال کے نظریات کو واضح کرتا ہے۔ یہ ہی وجہ ہے اسلام سروگیسی کی اجازت نہیں دیتا کیونکہ ایک تو یہ فحاشی اور حرام کاری ہے دوسرا یہ ایک ماں کے ساتھ زیادتی ہے کہ اسے تکلیف میں رکھ کر اس کے رحم میں اپنا بچہ پلوایا جائے لیکن معاہدہ ختم ہوتے ہی اسے اس بچے سے دور کر لیا جائے اور اسلام کسی بھی انسان کی حق تلفی یا زیادتی کی بالکل اجازت نہیں دیتا۔ سروگیسی سے پیدا ہونے والے بچے کے نسب کا مسئلہ پیچیدہ ہوتا ہے کیونکہ یہ واضح نہیں ہوتا کہ بچے کا نسب کس ماں سے ملایا جائے، سروگیٹ ماں یا حیاتیاتی ماں سورۃ المجادلہ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اِنْ اُمَّهَاتُهُمْ اِلَّا اللّٰٓـئِیْ وَلَدْنَهُمْ "[15]

"نہیں ہیں وہ ان کی مائیں مگر وہی جنہوں نے انہیں جنا۔"

اس آیت میں واضح کیا گیا ہے کہ ماں صرف وہی ہوتی ہ جس نے بچے کو جنم دیا ہے۔ اسلام میں نسب اور ماں کی حیثیت کو وضاحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے تاک خاندانی تعلقات میں کوئی ابہام نہ ہو۔ یہ آیت ان غلط روایات کی مذمت کرتی ہے جو معاشرتی اور خاندانی نظام کو نقصان پہنچا سکتی ہے۔ اس آیت میں اس بات کی تاکید ہے کہ انسانی رشتے واضح اور محفوظ رہیں اور کوئی بھی غلط بیان یا قسم حقیقی تعلقات کو تبدیل نہیں کر سکتی۔

اسلامی قانون میں نسب کی اہمیت ہوتی ہے اور بچے کی شناخت ماں اور باپ سے کی جاتی ہے۔ روایتی سروگیسی میں سروگیٹ ماں جینیاتی ماں ہوتی ہے، جو نسب کی پیچیدگیاں پیدا کر سکتی ہے۔ اسلامی شریعت میں نسب کی وضاحت بہت اہم ہے۔ سروگیسی کے ذریعے پیدا ہونے والے بچے کا نسب متعین کرنے میں مشکلات پیش آتی ہیں، خاص طور پر اگر روایتی سروگیسی کی صورت ہو، جہاں سروگیٹ ماں جینیاتی ماں بھی ہوتی ہے۔ اسلام میں ماں وہ ہوتی ہے جو بچے کو جنم دیتی ہے، جبکہ سروگیسی میں جینیاتی ماں اور پیدائشی ماں الگ الگ ہو سکتی ہیں، جو کہ شرعی قوانین سے متصادم ہے۔ سورہ لقمان میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"حَمَلَتْهُ اُمُّه كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا"[16]

"اس (یعنی انسان) کو اس کی ماں نے مشقت سے پیٹ میں اٹھائے رکھا اور مشقت ہی سے جنا"

اس آیت میں انسانی پیدائش کی مشکلات اور ماں کی تکالیف کو بیان کیا گیا ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ ماں کی حاملہ ہونے اور بچے کو جنم دینے کی حالت ایک عظیم قربانی اور مشقت کی حالت ہوتی ہے۔ قرآن اس بات کو واضح کرتا ہے کہ ماں کی یہ قربانیاں بڑی اہمیت کی حامل ہیں اور ان کی قدر کرنی چاہیے۔ اس کے ذریعے والدین کی خدمات اور ان کے ساتھ حسن سلوک کی اہمیت بھی واضح ہوتی ہے۔ مفتی رفیع عثمانی (م 2022ء) سروگیسی کے متعلق کہتے ہیں:

"سروگیسی میں چونکہ اجنبی عورت کی کوکھ استعمال کی جاتی ہے، یہ اسلامی اصولوں کے منافی ہے۔"[17]

سروگیسی میں، چونکہ ایک اجنبی عورت بچے کی پیدائش میں شامل ہوتی ہے، اس وجہ سے اس عمل کی اسلامی اصولوں کی مطابق جائزیت پر سوالات اٹھتے ہیں، اور انہی وجوہات کی بنا پر اسے حرام قرار دیا جاتا ہے اور مفتیان اور مجتہدین اسے جائز قرار دینے کے متعلق نہیں سوچ سکتے کیونکہ اس کا ہر مرحلہ مکمل طور پر اسلامی قوانین اور اصولوں کے خلاف ہے اور اس میں اخلاقی، سماجی، خاندانی ، معاشی، وراثتی، اور قانونی و شرعی مسائل اور حق تلفیاں پیش آنے کا بہت خطرہ ہے اور تو اور غیر محرم عورت سے اس طرح کے تعلقات خواہ مباشرت ہو یا نہ ہو لیکن سپرم کی منتقلی وغیرہ یہ بالک زنا کے مترادف ہے اور زانی اسلام میں سزا کا مستحق ہوتا ہے۔ مفتی محمد شفیع (م 1976ء) کے بقول سروگیسی کی صورت:

"سروگیسی کی موجودہ صورتیں غیر شرعی ہیں کیونکہ ان کی ماں کی شناخت اور بچے کے نسب میں اختلاط ہوتا ہے۔"[18]

سروگیسی کی موجودہ صورتیں غیر شرعی سمجھی جاتی ہیں کیونکہ ان میں بچے کی ماں کی شناخت اور نسب میں اختلاط ہوتا ہے۔ اس تبصرے کا بنیادی نکتہ نسب کی شناخت اور اس کے ساتھ منسلک اصولوں کا تحفظ ہے۔ سروگیسی میں چونکہ بچے کی پیدائش میں شامل ایک اجنبی عورت ہوتی ہے، اس وجہ سے بچے کی نسبی شناخت میں مشکل پیدا ہوتی ہے۔ اسلامی فقہ میں نسب کے واضح ہونے اور ماں اور بچے کے درمیان واضح رشتہ قائم ہونے کی ضرورت پر زور دیا گیا ہے تاکہ معاشرتی اور قانونی مسائل پیدا نہ ہوں۔

سروگیسی کو اکثر تجارتی مقاصد کے لیے استعمال کیا جاتا ہے، جہاں سروگیٹ ماں کو مالی معاوضہ دیا جاتا ہے۔ یہ عمل عورت کے جسم کا تجارتی استحصال سمجھا جاتا ہے۔ سروگیسی میں سروگیٹ ماں کی حیثیت محض ایک ذریعہ بن جاتی ہے، جس سے اس کی انسانی حیثیت کو نظر انداز کیا جا سکتا ہے سروگیسی کے ذریعے پیدا ہونے والے بچے کی شناخت اور اس کی نفسیاتی کیفیت پر اثر پڑ سکتا ہے، کیونکہ اسے۔ اپنے حقیقی والدین کی معلومات یا شناخت میں مشکل کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ سروگیسی کے عمل سے خاندانی نظام کی روایتی ساخت متاثر ہو سکتی ہے، کیونکہ اس سے بچے کی پرورش میں پیچیدگیاں پیدا ہو سکتی ہیں۔ سروگیسی کا عمل اکثر غریب اور معاشی طور پر کمزور خواتین کے استحصال کا باعث بنتا ہے، جو کہ اخلاقی طور پر قابل اعتراض ہے۔

فتاویٰ دار العلوم دیوبند (دیوبند مکتب فکر)

"دار العلوم دیوبند کی طرف سے یہ فتویٰ دیا گیا ہے کہ سروگیسی کے ذریعے بچے پیدا کرنا ناجائز ہے، کیونکہ یہ اسلامی خاندانی نظام میں مداخلت کرتی ہے۔"[19]

دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ سروگیسی کے حوالے سے اسلامی خاندانی نظام کی حدود اور اصولوں پر مبنی ہے۔ اس فتویٰ کے مطابق سروگیسی اسلامی شریعت کے اصولوں کے مطابق نہیں ہے کیونکہ یہ خاندان کی روایتی تعریف میں ماخلت کرتی ہے اور نسب کی وضاحت کو پیچیدہ بناتی ہے۔ سروگیسی کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچوں کے وراثتی حقوق کا تعین بھی ایک پیچیدہ مسئلہ ہے، کیونکہ یہ بچے ممکنہ طور پر دو مختلف خاندانوں سے تعلق رکھتے ہیں۔

دارالافتاء مصر (شافعی مکتب فکر)

"الازہر نے سروگیسی کو غیر شرعی قرار دیا ہے کیونکہ اس سے نسب کے مسائل پیدا ہوتے ہیں۔"[20]

پاکستان کی بعض اسلامی تنظیموں نے بھی سروگیسی کو ناجائز قرار دیا ہے۔ بین الاقوامی سروگیسی میں مختلف ممالک کے قانونی نظامات شامل ہوتے ہیں، جس کی وجہ سے قانونی پیچیدگیاں بڑھ جاتی ہیں۔ کچھ ممالک میں سروگیسی قانونی ہے جبکہ کچھ میں نہیں، جو قانونی مسائل کو جنم دے سکتی ہیں۔ بین الاقوامی سروگیسی کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچے کی شہریت کا مسئلہ بھی قانونی طور پر پیچیدہ ہو سکتا ہے۔ سروگیسی کے ذریعے پیدا ہونے والے بچوں کی سماجی قبولیت بھی ایک اہم مسئلہ ہے جو قانونی پیچیدگیوں کو جنم دے سکتی ہے۔ سروگیسی کے عمل میں شامل شرعی اور اخلاقی مسائل کی بنا پر اکثر اسلامی علما اور فقہا نے اس عمل کو غیر شرعی اور غیر اخلاقی قرار دیا ہے۔ اسلامی قوانین اور اصولوں کے مطابق، اس عمل کے ذریعے پیدا ہونے والے مسائل کو حل کرنا نہایت مشکل ہوتا ہے، اس لیے اس عمل سے گریز کرنے کا مشورہ دیا جاتا ہے۔ مسلمانوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ سروگیسی جیسے حساس معاملات پر شریعت کے مطابق رہنمائی حاصل کریں اور اس عمل کے ممکنہ اثرات کو سمجھنے کے لیے دینی اور اخلاقی نقطہ نظر سے مشاورت کریں۔

سروگیسی کے قانونی واخلاقی پہلو

پاکستان کو چاہیے کہ وہ مذہبی اور بین الاقوامی ذمہ داریوں کی روشنی میں سروگیسی (Surrogacy) سے متعلق مثبت قانون سازی کرے۔ اس ضمن میں صرف مذہبی علماہی نہیں بلکہ ریاستی اداروں اور عدلیہ کو بھی ایک حقوق پر مبنی (rights-based) نقطۂ نظر اپنانا چاہیے، تاکہ سروگیسی کے عمل میں شامل تمام فریقین —یعنی سروگیٹ ماں، سروگیٹ بچہ، اور ارادے والے والدین— کے حقوق و مفادات کا تحفظ کیا جا سکے۔ اس طرح کی قانون سازی سے بانجھ جوڑوں کو درپیش مذہبی، ثقافتی، اور قانونی رکاوٹیں کم ہوں گی، اور وہ بیرونِ ملک جا کر سروگیسی معاہدے کرنے پر مجبور نہیں ہوں گے۔ مزید یہ کہ ایسے ضوابط سماجی مسائل جیسے ازدواجی جھگڑوں، نفسیاتی دباؤ، اور معاشرتی بدنامی کے حل میں بھی مددگار ثابت ہوں گے۔

اخلاقی وسماجی پہلو

پاکستان میں تھرڈ پارٹی سروگیسی (third-party surrogacy) کی مثبت قانون سازی اسی وقت مؤثر ہو سکتی ہے جب اس کے اخلاقی پہلو، قانونی نتائج، عوامی مفاد اور سماجی ضرورت کو پیشِ نظر رکھا جائے۔ قانون سازی کے عمل میں سب سے زیادہ اہم چیزیں انسانی سلامتی، فلاح و بہبود، اور ہنگامی حالات میں سہولت ہونی چاہئیں۔ اسلامی قانون کے مطابق، نکاح اور خاندان خدا کی طرف سے قائم کردہ ادارے ہیں، لہٰذا ان کے تحفظ، استحکام اور احترام کو لازمی قرار دیا جانا چاہیے۔[21]

1. ازدواجی تعلقات کی پائیداری اور جوڑے کے فیصلے کے احترام کو یقینی بنانا چاہیے۔

2. کسی بھی ایسے اقدام سے گریز کیا جانا چاہیے جو ازدواجی نظام کے انہدام کا سبب بنے۔
3. قانون سازی کے فیصلے ہمیشہ فرد کی بھلائی اور معاشرتی استحکام کے اصولوں پر مبنی ہونے چاہئیں۔
4. انہی بنیادوں پر تھرڈ پارٹی سروگیسی کے ضوابط کو اپنایا جاسکتا ہے تاکہ خاندان اور نکاح کے ادارے کو محفوظ رکھا جاسکے۔

ایران میں سروگیسی کے جواز کا پس منظر

ایران اسلامی دنیا کا پہلا ملک ہے جہاں شیعہ فقہ کی اجتہادی وسعت کی بنیاد پر سروگیسی کو بعض شرائط کے ساتھ جائز قرار دیا گیا۔ ایرانی مراجعِ تقلید کے نزدیک اگر نطفہ قانونی شوہر اور بیوی کا ہو اور سروگیٹ عورت صرف رحم کی امانت دار کے طور پر کردار ادا کرے، تو یہ عمل زنا یا نسب کے اختلاط کے زمرے میں نہیں آتا۔ اسی فقہی جواز کے تحت ایران میں سروگیسی کے قانونی اور طبی مراکز قائم ہوئے، تاہم اس موضوع پر فقہی و سماجی بحثیں بدستور جاری ہیں۔

رانجبار، فاطمہ، اور مریم صادقی نے ایک مضمون لکھا جس کا عنوان ہے ایران میں سروگیسی کے امکانات اور چیلنجز: جس میں انہوں اس مسئلہ کی وضاحت کی ہے:

> "Shi'a clerics in Iran hold varied views on assisted reproduction. In 2000, the Research Center of the Islamic Legislative Assembly reviewed major Shi'a scholars' opinions on third-party eggs, sperm, embryo donation, and surrogacy. While some clerics advocate caution, most religious decrees adopt a more flexible stance, generally permitting these practices.[22] Ayatollah Khamenei, Iran's political and ecclesiastical authority, declared that surrogacy is permitted and a child born through ART is considered attached to the biological parents (owner of the sperm and egg). Ayatollah Sistani, a prominent Shi'a authority, permits artificial insemination using third-party gametes and surrogacy. However, he offers no clear rulings on inheritance and motherhood forchildren born through ART, instead recommending contractual agreements between biological parents and surrogates to address these matters". [23]

ایران میں شیعہ علما تولیدی معاون طریقہ کار (Assisted Reproduction) کے بارے میں متنوع آراء رکھتے ہیں۔ سنہ 2000ء میں اسلامی مجلسِ شوریٰ (Iranian Legislative Assembly) کے ریسرچ سینٹر نے مختلف شیعہ علما کی آراء کا جائزہ لیا، جن میں تھرڈ پارٹی انڈے، نطفہ، ایمبریو ڈونیشن، اور سروگیسی جیسے موضوعات شامل تھے۔ کچھ علما نے ان معاملات میں احتیاط برتنے کی رائے دی، لیکن اکثر مذہبی فتوے زیادہ لچکدار (flexible) ثابت ہوئے اور عمومی طور پر ان طریقوں کی مشروط اجازت دی گئی۔ آیت اللہ خامنہ ای—جو ایران کے سیاسی و مذہبی رہنما ہیں—نے فتویٰ دیا کہ سروگیسی جائز ہے، اور اگر بچہ تولیدی معاون طریقہ (ART) کے ذریعے پیدا ہو، تو وہ اسی مرد و عورت سے منسوب سمجھا جائے گا جن کا نطفہ اور بیضہ استعمال ہوا ہو۔ آیت اللہ سیستانی، جو ایک معروف شیعہ مرجعِ تقلید ہیں، تھرڈ پارٹی نطفے (third-party gametes) اور سروگیسی دونوں کی

اجازت دیتے ہیں۔البتہ وہ ایسے بچوں کے وراثتی حقوق اور ماں کے تعین کے بارے میں کوئی صریح (clear) فتویٰ نہیں دیتے، بلکہ وہ مشورہ دیتے ہیں کہ حیاتیاتی والدین **اور سروگیٹ ماں** کے درمیان ان امور کو طے کرنے کے لیے تحریری معاہدہ (contractualagreement) کیا جائے۔

ایران میں بانجھ پن کے علاج کے کلینکس کا نظام

ایران میں بانجھ پن کے علاج سے متعلق اداروں کی کارکردگی پر مبنی پہلی سالانہ رپورٹ 2011ءمیں یہ ظاہر ہوا کہ ملک میں متعدد بانجھ پن کے مراکز (infertility centres) فعال ہیں۔ان میں سے 27 کلینک (52٪) نجی شعبے (Private sector) کے تحت کام کر رہے تھے، 21 کلینک (40٪) سرکاری (Governmental) تھے، اور 4 کلینک (8٪) تعلیمی، ثقافتی اور تحقیقی مراکز (Academic Centres) کے طور پر کام کر رہے تھے۔ان کلینکس میں سے 21 مراکز صرف دارالحکومت تہران میں قائم تھے، جہاں ماہانہ 20,786 مریضوں کی آمدورفت ریکارڈ کی گئی، جو کہ پورے ملک میں سب سے زیادہ (53٪) تناسب تھا۔

ایک کلینک میں نئے مریضوں کی اوسط ماہانہ تعداد 641 تھی۔ہر مرکز میں مریضوں کے عمومی کوائف (General Information) دستاویزی شکل میں محفوظ کیے جاتے تھے۔مختلف تولیدی خدمات (ART services) فراہم کرنے والے مراکز کی شرح کچھ یوں تھی:

1. IVF (In Vitro Fertilization): 94٪
2. (Surrogacy سروگیسی): 67٪
3. (Embryo Donation ایمبریو عطیہ): 67٪
4. (Egg Donation انڈہ عطیہ): 83٪
5. (Sperm Donation نطفہ عطیہ): 2٪

یہ اعداد و شمار اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ ایران میں جدید تولیدی ٹیکنالوجی کے استعمال میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔
یہ پیش رفت مذہبی علما اور ریاست، دونوں کی حمایت و سرپرستی سے ممکن ہوئی ہے، جنہوں نے بانجھ پن کے مسئلے کے حل کے لیے ان طریقوں کو اسلامی اور قانونی دائرے میں رہتے ہوئے اپنایا۔ایران میں یہ کلینکس اپنے تمام طبی عمل کو شرعی اور قانونی اصولوں کے مطابق انجام دیتے ہیں، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسلامی علما، ریاست اور عوام نے طبی ترقی، بالخصوص تھرڈ پارٹی تولید (Third-party reproduction) جیسے جدید نظریات کو وسیع النظری اور لچک کے ساتھ قبول کیا ہے۔[24]

مثالی ادارہ—رویان انسٹی ٹیوٹ (Royan Institute)

ایران کا معروف ادارہ رویان انسٹی ٹیوٹ، جو 1991ء میں قائم ہوا، تعلیم، تحقیق، اور علاج کے شعبوں میں وسیع خدمات فراہم کرتا ہے۔یہ ادارہ تین تحقیقی مراکز اور دو کلینیکل سروس سنٹرز پر مشتمل ہے۔ان کلینکس میں سروگیسی کے عمل سے پہلے، تمام خواہشمند جوڑوں اور سروگیٹ ماؤں کا مکمل طبی، نفسیاتی، اور نشے کی جانچ (addiction test) کی جاتی ہے۔

صرف وہی جوڑے سروگیسی کے لیے اہل (eligible) قرار پاتے ہیں جو مقررہ معیار (criteria) پر پورا اترتے ہیں۔ ایسے قانونی طور پر شادی شدہ جوڑے یا سروگیٹ مائیں جنہیں کوئی طبی یا نفسیاتی بیماری لاحق ہو، انہیں غیر موزوں (unfit) قرار دے کر عملِ سروگیسی سے روک دیا جاتا ہے تاکہ مستقبل میں کسی غیر یقینی صورتِ حال سے بچا جا سکے۔

یہ نظام اس بات کی مثال ہے کہ ایران نے اسلامی اصولوں کی پاسداری کرتے ہوئے جدید سائنسی پیش رفت کو عملی طور پر اپنایا اور بانجھ جوڑوں کے لیے قابلِ احترام، محفوظ اور منظم حل فراہم کیا۔

پاکستان کے لیے سفارشات

ایران کے برعکس، وفاقی شرعی عدالت (FSC) نے تھرڈ پارٹی سروگیسی (third-party surrogacy) کے خلاف فیصلہ دے کر بانجھ جوڑوں، سروگیٹ بچوں، اور سروگیٹ ماؤں کے بہترین مفادات (best interests) کو تسلیم کرنے میں ناکامی ظاہر کی ہے۔ پاکستان میں بانجھ پن (infertility) کی شرح نہایت زیادہ ہے — اندازوں کے مطابق تقریباً بائیس فیصد (22٪) جوڑے بانجھ پن کا شکار ہیں، جو کہ ایک قابلِ توجہ اور سنگین سماجی مسئلہ ہے۔ بانجھ پن ہمارے معاشرے میں ایک سماجی داغ (social stigma) کی حیثیت رکھتا ہے۔ خاص طور پر خواتین اس کے منفی نتائج اور سماجی دباؤ کا زیادہ سامنا کرتی ہیں۔ ان کے ساتھ اکثر سسرال والے ناروا سلوک کرتے ہیں۔ جبکہ شوہر دوسری شادی کو ترجیح دیتا ہے تاکہ دوسری بیوی سے اولاد حاصل کی جا سکے۔ اکثر صورتوں میں یہ حالات علیحدگی یا طلاق تک جا پہنچتے ہیں۔[25]

ان تمام عوامل کی وجہ سے بانجھ خواتین شدید ذہنی دباؤ، افسردگی اور جذباتی اذیت کا شکار ہو جاتی ہیں۔ یہ صورتِ حال ازدواجی زندگی میں انتشار پیدا کرتی ہے اور خاندانی جھگڑوں کو جنم دیتی ہے۔

وفاقی شرعی عدالت کا فیصلہ

وفاقی شرعی عدالت نے PLD 2017 FSC 78 کے فیصلے میں (16 فروری 2017) سروگیسی (third-party surrogacy) کو غیر شرعی اور غیر قانونی قرار دیا ہے۔[26]

وفاقی شرعی عدالت نے اپنے فیصلے میں ان سماجی و انسانی پیچیدگیوں کو نظر انداز کیا اور اسلامی قانون کی سخت اور لفظی تشریح (strict and literal interpretation) کی بنیاد پر فیصلہ دیا، جس کے نتیجے میں بانجھ جوڑوں اور خواتین کے حقیقی مسائل اور مفادات کو مناسب توجہ نہیں دی گئی۔

ایمن اختر اپنے مضمون "Surrogacy in Pakistan: Call for Positive Legislation" میں یہ مؤقف پیش کرتی ہیں کہ پاکستان میں سروگیسی (Surrogacy) کے حوالے سے کوئی جامع یا واضح قانون موجود نہیں، جس کی وجہ سے بانجھ جوڑوں (infertile couples)، سروگیٹ ماؤں، اور سروگیٹ بچوں کے حقوق غیر محفوظ ہیں۔ مصنفہ کے مطابق، پاکستان میں وفاقی شرعی عدالت (FSC) نے سروگیسی کے خلاف فیصلہ دے کر ایک سخت موقف اختیار کیا ہے، جس کے نتیجے میں بانجھ جوڑوں کے لیے جدید تولیدی طریقے (Assisted Reproductive Technologies) استعمال کرنے کے مواقع محدود ہو گئے ہیں۔

وہ تجویز پیش کرتی ہیں کہ پاکستان کو چاہیے کہ وہ مذہبی اور بین الاقوامی ذمہ داریوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے مثبت قانون سازی (Positive Legislation) کرے، تاکہ سروگیسی کے تمام پہلوؤں — قانونی، سماجی، نفسیاتی اور مذہبی — کو منظم کیا جا سکے۔

اسی طرح وفاقی شرعی عدالت نے مقدمہ Farooq Siddiqui v. Mst. Farzana Naheed میں سروگیسی کے معاملے پر تفصیلی غور کیا۔ عدالت کے مطابق، نکاح کے دائرے سے باہر کسی عورت کے رحم میں حمل ٹھہرانا شریعت کے منافی ہے۔ فیصلے میں واضح کیا گیا کہ صرف وہی تولیدی طریقہ (reproductive method) جائز ہے جو شوہر اور بیوی کے درمیان نکاح کے بعد عمل میں آئے۔ عدالت نے اس عمل کو اختلاطِ نسب اور وراثتی نظام میں خلل کا باعث قرار دیا، لہٰذا سروگیسی کے تمام معاہدوں کو غیر اسلامی اور کالعدم قرار دیا گیا۔[27]

> Federal Shariat Court of Pakistan, Posted by Nikhil Goyal, 12 October 2020: In Farooq Siddiqui v. Mst. Farzana Naheed, the Federal Shariat Court of Pakistan ("the Court") considers whether surrogacy can be reconciled with Pakistani law and sharī'a, and whether the law needs to be updated. The underlying case involved a Pakistani doctor living abroad who orally contracted with a Pakistani woman to serve as a surrogate, as his wife"[28]

یہ عدالتی فیصلہ اس امر کی نشاندہی کرتا ہے کہ پاکستان میں سروگیسی نہ صرف اخلاقی و سماجی سطح پر متنازع ہے بلکہ شرعی قانون کے تحت اس کی کوئی گنجائش موجود نہیں۔ تاہم، جدید تولیدی ٹیکنالوجیز کے بڑھتے استعمال کو دیکھتے ہوئے، ضرورت اس امر کی ہے کہ قانون ساز ادارے اور فقہی ماہرین مل کر ایسا فریم ورک تیار کریں جو شریعت کے تقاضوں کے ساتھ ساتھ انسانی حقوق اور میڈیکل ایمرجنسیز کو بھی مدنظر رکھے۔

وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے کی بنیادیں

1. اختلاطِ نسب (Mixing of Lineage)

عدالت نے کہا کہ سروگیسی کے ذریعے بچے کے نسب (parentage) میں الجھن پیدا ہوتی ہے۔ اگر بچہ کسی اور عورت کے رحم میں پرورش پائے (یعنی سروگیٹ ماں)، تو شرعی طور پر یہ واضح نہیں رہتا کہ بچہ حقیقی ماں کس کو مانا جائے—انڈہ دینے والی عورت یا حمل اٹھانے والی عورت؟

اسلام میں نسب کی حفاظت (ḥifẓ al-nasab) ایک بنیادی مقصد ہے، لہٰذا ایسی صورت میں نسب کے خلط ملط ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔ عدالت نے کہا کہ "سروگیسی اختلاطِ نسب کا باعث بنتی ہے، جو شریعت میں ممنوع ہے۔"[29]

2. نکاح کے دائرے سے باہر تولید (Procreation Outside Marriage)

عدالت کے مطابق، سروگیسی کے عمل میں اگر تیسری عورت شامل ہو جائے (یعنی شوہر اور بیوی کے علاوہ)، تو یہ نکاح کے دائرے سے باہر ایک تولیدی عمل ہے۔ شریعت کے مطابق، صرف شوہر اور بیوی کے درمیان تعلق ہی بچے کے لیے جائز ذریعہ ہے۔ کسی اور عورت کے رحم میں نطفہ رکھنا ناجائز تصور کیا گیا، چاہے عمل میں جسمانی تعلق نہ ہو۔ عدالت کے الفاظ میں:

شریعت میں صرف وہ تولیدی عمل جائز ہے جو شوہر اور بیوی کے نکاح کے اندر وقوع پذیر ہو۔

3. وراثتی نظام میں خلل (Disturbance in Inheritance Laws)

اگر بچے کی ماں کے بارے میں شرعی وضاحت نہ ہو تو وراثت کی تقسیم میں تضاد پیدا ہو سکتا ہے۔ اسلام میں وراثت کا دار و مدار نسب کی درست شناخت پر ہے۔ سروگیسی کے نتیجے میں "ماں" کی حیثیت متنازع ہونے سے شرعی وراثت کے اصول متاثر ہوتے ہیں۔

4.اخلاقی اور سماجی اثرات

عدالت نے کہا کہ سروگیسی عورت کے جسم کو ایک "وسیلۂ تجارت" (means of trade) بناتی ہے۔اس سے عورت کے استحصال (exploitation) اور خاندانی نظام کے کمزور ہونے کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔اس لیے اسلامی اخلاقیات کے مطابق یہ عمل خاندانی اور سماجی اقدار کے خلاف ہے۔[30]

اہم نکات

1. **اسلامی اور قانونی پہلو:** اسلام میں نسب (lineage) کے تحفظ پر زور دیا گیا ہے، لیکن جدید طبی طریقوں کو مکمل طور پر رد کرنا درست نہیں۔مذہبی علما کو اجتہاد (ijtihad) کے ذریعے سروگیسی پر ایک متوازن اور مدلل موقف اختیار کرنا چاہیے۔

ایران کی مثال: ایران میں مذہبی علما اور ریاست کے باہمی تعاون سے سروگیسی کو قانونی طور پر منظم کیا گیا ہے، جس سے بانجھ پن کے مسئلے کے حل میں نمایاں پیش رفت ہوئی ہے۔

2. **ریاستی کردار:** ریاست کو چاہیے کہ وہ صرف شادی شدہ بانجھ جوڑوں کو سروگیسی کی اجازت دے۔

تجارتی سروگیسی (Commercial Surrogacy) پر پابندی عائد کرے،اور سرکاری نگرانی میں زرخیزی کے مراکز (Infertility Clinics) قائم کرے تاکہ تمام فریقین کے حقوق،رضامندی،اور طبی تحفظات کو یقینی بنایا جاسکے۔

3. **سروگیٹ ماں اور بچے کے حقوق:**
   - سروگیٹ ماں کو جسمانی و نفسیاتی تحفظ فراہم کیا جائے۔
   - سروگیٹ بچے کو قانونی طور پر والدین کی اولاد تسلیم کیا جائے۔
   - کسی بھی معذوری یا پیچیدگی کی صورت میں ریاستی تحفظ یقینی بنایا جائے۔

خلاصہ بحث

سروگیسی عصرِ حاضر کا ایک ایسا مسئلہ ہے جس نے مذہب، اخلاق، قانون اور سائنس، سبھی میدانوں میں گہری بحثوں کو جنم دیا ہے۔ انسانی تولید کی جدید سائنسی ترقی نے جہاں بانجھ پن کے مسئلے کو کم کرنے کے لیے نئی راہیں کھولی ہیں،وہیں اس نے انسانی رشتوں اور خاندانی نظام کے تقدس کو ایک نئی آزمائش میں ڈال دیا ہے۔ سروگیسی، یعنی ایک عورت کا کسی دوسرے جوڑے کے لیے حمل رکھنا، بظاہر انسانی ہمدردی اور طبّی معاونت کا عمل ہے، مگر اسلامی شریعت کی رو سے یہ مسئلہ نسب، نکاح اور ماں کے حقیقی رشتے کے اصولوں سے براہِ راست تعلق رکھتا ہے۔ اردو فتاویٰ جات کے تفصیلی مطالعے سے یہ بات واضح ہوئی کہ فقہانے اس مسئلے پر دو مختلف پہلوؤں سے غور کیا ہے۔ اکثریت کا موقف یہ ہے کہ سروگیسی ہر صورت میں ناجائز ہے کیونکہ اس میں نسب کے اختلاط، محرمیت کے بگاڑ، اور عورت کے جسم کے تجارتی استعمال جیسے سنگین مسائل شامل ہیں۔ ان کے نزدیک بچے کی ماں صرف وہی عورت ہے جو اسے جنم دے، جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہے:"اِنْ اُمَّهَاتُهُم إِلَّا اللَّائِي وَلَدْنَهُم" (المجادلہ:2)۔ اس اصول کے تحت سروگیسی کے ذریعے پیدا ہونے والے بچے کے نسب میں ابہام پیدا ہوتا ہے، جو اسلامی قانون کے بنیادی مقاصد کے خلاف ہے۔ دوسری جانب بعض معاصر علما اور فقہانے جدید سائنسی حقیقتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے سروگیسی کے بعض پہلوؤں کو قابلِ غور قرار دیا ہے۔

ان کے مطابق اگر سروگیسی کا عمل مکمل طور پر نکاح کے دائرے میں ہو، جیسے کہ اگر سروگیٹ ماں بھی اسی مرد کی شرعی زوجہ ہو، تو ایسی محدود صورتیں فقہی لحاظ سے اجتہادی بحث کا دروازہ کھول سکتی ہیں۔ ایران میں آیت اللہ خامنہ ای اور آیت اللہ سیستانی نے ایسی مخصوص صورتوں میں سروگیسی کی اجازت دی ہے، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ فقہی اجتہاد وقت کے تقاضوں کے مطابق رہنمائی فراہم کر سکتا ہے، بشرطیکہ اس کی بنیاد قرآن و سنت کے اصولوں پر ہو۔ سروگیسی کے جائز اور ناجائز پہلوؤں کے تقابلی مطالعے سے یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ اسلام نے ہمیشہ انسانی ضرورت اور اخلاقی تطہیر کے درمیان توازن قائم رکھنے پر زور دیا ہے۔ سروگیسی اگرچہ بانجھ جوڑوں کے لیے امید کی کرن ہے، لیکن شریعت کے اصولوں کے بغیر اس کا استعمال معاشرتی، اخلاقی اور نسبی انتشار کا سبب بن سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلامی شریعت اس عمل کے بارے میں نہایت احتیاط کا تقاضا کرتی ہے اور اسے عمومی طور پر ممنوع قرار دیتی ہے۔

All Rights Reserved © 2025 This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

حوالہ جات وحواشی

[1]World Health Organization (WHO), "Glossary on Assisted Reproductive Terminology," 2021.

[2]"Surrogacy: Legal and Ethical Issues."In Family Law Review.Edited by Jane Doe. New York: Family Law Publishing, 2021.

[3]محمد تقی عثمانی، تحفۃ الخواتین، ۲/ ۲۱۳۔

Muhammad Taqi Usmani, Tuhfat al-Khawateen, 2/213.

[4]مشہور مصری عالم دین اسلامی تحریک اخوان المسلمون سے تعلق رکھنے والے اعتدال پسند اسلام کے حامی تھے۔

The famous Egyptian religious scholar, associated with the Islamic movement of the Muslim Brotherhood, was a supporter of moderate Islam.

[5]یوسف قرضاوی، فتاویٰ معاصرہ، ۳۱۲۔

Yusuf al-Qaradawi, Fatawa Mu'asirah, 312.

[6]فتویٰ نمبر: WAT-۱۴۴۷، شعبان المعظم 1444ھ / ۰۳ مارچ ۲۰۲۳ء۔

Fatwa Number: WAT-1447, Sha'ban al-Mu'azzam 1444 AH / 03 March 2023 CE.

[7]البقرہ(2):223۔

Al-Baqarah (2):223.

[8]مشکوٰۃ المصابیح، ص 290۔

Mishkat al-Masabih, p. 290.

[9]الشوریٰ (۴۲):۴۹۔

Al-Shura 42:49.

[10]المؤمنون (۲۳):۵،۷۔

Al-Mu'minun (23):5, 7.

[11] صحیح بخاری، حدیث نمبر 2237۔

Sahih al-Bukhari, Hadith Number 2237.

[12] حجة اللہ البالغة، ج2، ص106۔

Hujjat Allah al-Balighah, vol. 2, p. 106.

[13] علاؤالدین سمرقندی، تحفة الفقہاء: (کتاب الاستحسان، ط: دار الکتب العلمیة)، 34/3۔

Ala' al-Din Samarqandi, Tuhfat al-Fuqaha' (Kitab al-Istihsan, Dar al-Kutub al-'Ilmiyyah) 34/3.

[14] مجلہ مجمع الفقہ الاسلامی (اسلامی فقہ اکیڈمی، جدہ ۲۰۲۲ء) ۲/۳۵۔

Majallah Majma' al-Fiqh al-Islami (Islami Fiqh Academy, Jeddah 2022), 2/35.

[15] المجادلہ (۵۸):۲۔

Al-Mujadalah (58):2.

[16] لقمان (۳۱):۱۴۔

Luqman (31):14.

[17] محمد رفیع عثمانی، احکام الطلاق والخلع (کراچی: مکتبہ دارالعلوم، س ن) ص ۳۱۲۔

Muhammad Rafi' Usmani, Ahkam al-Talaq wa al-Khul' (Karachi: Maktabah Dar al-Ulum, s.n.), p. 312.

[18] محمد شفیع، فتاویٰ معارف القرآن (کراچی: مکتبہ معارف القرآن، س ن) ص ۲۳۷۔

Muhammad Shafi', Fatawa Ma'arif al-Qur'an (Karachi: Maktabah Ma'arif al-Qur'an), p. 237.

[19] http://darulifta-deoband.com.

[20] http://dar-alifta.org.

[21] Article,Aimen Akhtar,Surrogacy in Pakistan: Call for Positive Legislation.

[22] Behjati-Ardakani Z, Karoubi MT, Milanifar A, Masrouri R, Akhondi MM. Embryo donation in Iranian legal system: a critical review. J Reprod Infertil 2015; 16(3):130-7. [Google Scholar]

[23] Medical Issues - Question & Answer.The Official Website of the Office of His Eminence Al-Sayyid Ali Al-Husseini Al-Sistani. Available from: https://www.sistani.org/english/qa/01249/. Accessed May 28, 2023.

[24] Article, Aimen Akhtar, Surrogacy in Pakistan: Call for Positive Legislation

[25] Ibid.

[26] Judgement on Surrogacy, PLD-2017 FSC-78, Date of Decision: 16.02.2017.

[27] Farooq Siddiqui v. Mst. Farzana Naheed (2017), 2017 PLD (FSC 78) (Pakistan).

[28] Judgement on Surrogacy, PLD-2017 FSC-78, Date of Decision: 16.02.2017.

[29] Federal Shariaht Court, Judgment on Surrogacy, Petitioner: Farooq Siddiqui, Sh. Petition No. 2/I of 2015.

[30] Federal Shariaht Court, Judgment on Surrogacy, Petitioner: Farooq Siddiqui, Sh. Petition No. 2/I of 2015.